تربیت السالک کی ترتیب | حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحبؒ کے مضامین تربیت السالک کی تبویب حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ نے فرمائی تھی جو بہت دراز ہوئی کہ طبع ہوئی تھی اس میں ۱۳۵۱ھ تک کے مضامین جو تھانہ بھون سے رسالہ "النور" میں شائع ہوتے رہے غیر مبتوب تھے۔ (کی تبویب ہوئی تھی بعد کے مضامین)
ان مضامین کی تبویب کا خیال بھی حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ کو آیا اور حضرتؒ نے ان کی نشاندہی فرما کر فہرست مضامین مکمل کر کے اس ناکارہ کو تکمیل کا حکم فرمایا۔ چنانچہ حضرت کی حیات مقدسہ ہی میں یہ تمام مضامین تبویب تربیت السالک جلد دوم قریباً مکمل ہو گئے تھے صرف چند ورق باقی تھے کہ حضرتؒ واصل بحق ہو گئے۔

حضرت والا کی وفات حسرت آیات کے بعد یہ سب مسودات مکمل ہو کر طباعت کیلئے تیار ہو گئے۔ حضرت قدس سرہ کے حکم اور خواہش کے مطابق یہ مسودات حضرت مولانا محمد شفیع صاحب اور حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی کی خدمت میں بھیجے گئے۔ دونوں حضرات مخدومین نے تصویب فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔ اب الحمد للہ کتاب تبویب تربیت السالک جلد دوم زیر کتابت ہے۔ کتابت آفسٹ کی ہو رہی ہے۔ والسلام۔　　محمد عبد السلام ہوشیارپوری عفی عنہ

انجمن اشاعت العلوم جامع مسجد کچہری بازار لائلپور

معذرت | ہمیں افسوس ہے کہ ہزار کوشش اور ارادوں کے باوجود الحق کی اشاعت اپنے وقت پر نہیں لاسکے مقامی طور پر کتابت و طباعت کی دشواریاں اور مسلسل ہنگامی حالات اور کاغذ کی انتہائی کمیابی اور گرانی کے باوجود ہم نے نہ اس کی ضخامت کو گھٹایا نہ کاغذ کا معیار بدلا۔ گراں داموں پر خرید کر بھی قائم رکھا پھر بھی ہم اپنے قارئین سے شرمندہ ہیں کہ ہر ماہ پرچہ کی تاخیر کی وجہ سے انہیں زحمت اٹھانی پڑتی ہے۔ پچھلے دو ماہ کے حالات کا نتیجہ ہے کہ ہم اس دفعہ جنوری اور فروری کا شمارہ یکجا شائع کر رہے ہیں اور اس طرح اللہ سے امید ہے کہ اگلا پرچہ مارچ کا شمارہ اپنے وقت یعنی مہینہ کی ابتداء میں شائع ہو سکے گا۔ امید ہے کہ فروری کے الگ شمارہ کا انتظار نہیں کیا جائے گا۔　　(ادارہ)

سنا ہے دو جنرلوں کو ترقی دیکر لیفٹیننٹ جنرل بنا دیا گیا ہے۔ جن میں سے ہر جنرل کور کمانڈر ہو کر دو سے تین ڈویژنوں کی کمان کرتا ہے۔ اور یہ دونوں مصدقہ طور پر مرزائیت سے تعلق رکھتے ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ مرزا کو نہ ماننے والے تمام مسلمان کافر اور عقیدہ جہاد رکھنا حرام ہے پھر کیا ایسے نازک معاملہ میں ہماری خاموشی ملک و ملت سے غداری نہ ہو گی ایک ابن علقمی اور دوسرے متنبی کذاب کے پوتے کی وجہ سے ملک کی نیا ڈوب گئی اور جو خاموش تھے انہیں آج کلمۂ حق نہ کہنے پر بزدلی کے طعنے دئیے جاتے ہیں۔ پھر کیا آج بھی یہی مصلحت کیشیاں ہمیں لے نہیں ڈوبیں گی کیا ہم مزید تجربوں کے متحمل ہیں کیا اس معاملہ میں اظہار حق ملک کی خیر خواہی ہے یا سکوت بہتر ہے؟
سمیع الحق